مولانا عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ

تحریکِ طالبان پنجاب

اجمل قصابؒ اور افضل گوروؒ کی شہادت! ایک چیلنج ؟

امتِ مسلمہ کی اکثریت افراط وتفریط کی راہوں پر بھٹک رہی ہے۔شریعتِ اسلامیہ اور احکاماتِ خداوندی کی من پسند تشریحات نے امتِ مسلمہ کی شکل تک بگاڑ دی ہے۔ نِت نئی وضع کے علماء و دانشور حالات کی آغوش میں پناہ لیے فکروفن کے نئے نئے دریچے وا کرنے لگے ہیں۔ بزدلی ومصلحت اور بہادری و بے وقوفی کا فرق مٹ کر رہ گیا ہے۔ رخصت و مداہنت کی تفریق تک باقی نہیں رہی۔ سچ اور جھوٹ کے ملاپ سے ایک نئے مذہب نے جنم لیا ہے۔حق و باطل کو خلط ملط کر کے جھوٹے خداؤں کو راضی کیا جا رہا ہے۔توحید پرست خدا کار ''اقوامِ متحدہ'' جیسے عالمی کفری ادارے کو درخواستیں دے کر ایمان اور جہاد کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ کفریہ قوانین کے احترام کا برملا اعلان کیا جا رہا ہے۔من پسند خواہشات کی اتباع میں شریعت کو موم کا ناک بنانے والے گمراہیوں اور پسپائیوں کے چلن کو عقلمندی ودانشوری خیال کرنے لگے ہیں۔ان سب فکری بے راہ رویوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اجمل قصابؒ جیسے امتِ مسلمہ کے عظیم سپوت، غیرت و ہمت کے استعارہ کو بھی ''اپنا'' ماننے سے انکار کر دیا گیا۔ بلکہ ظلم تو یہاں تک ہوا کہ وقت کے ابدالیوں اور غزنویوں کے برق بن کر ممبئی پر گرنے کے عمل کی بھی مذمت کر دی۔آپ حیران ہوں گے کہ دس مجاہد نوجوانوں کی پیٹھ تھپتھپا کر میدان میں اتارنے والوں کی کفریہ دباؤ کے سامنے بکری بیٹھ گئی۔سٹریٹ پاور شو کرانے والے اخلاقی پاور شو کرنے میں بری طرح ناکام ہوگئے۔ جہادِ کشمیر ایسے ہی اخلاق باختہ سرکاری جہاد پسند قوتوں کی وجہ سے کمزور پڑ گیا۔ورنہ جس قوم میں افضل گرو؛ اجمل قصاب، ساجد جہادی، سجاد افغانی شہیدؒ جیسے بانکپن رکھنے والے سجیلے جوان ہوں وہ تحریک کیوں کر آخری ہچکیاں لے سکتی ہے۔ان قوتوں کے مخلص نوجوانوں کو اجمل قصاب کی شہادت پر ان کی قیادت کے ردِعمل سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ جہادِ کشمیر کو طاغوتی قوتوں کے شکنجے سے آزاد کرانے کی سعی کرنی چاہیے۔ورنہ اجمل قصاب جیسے عظیم شہداء کو جس طرح لاوارث کر دیا گیا اسی طرح امت کے مخلص زخم جھیلتے رہیں گے۔مفاد پرست عناصر عظیم جہاد کو ثانوی حیثیت دے کر اپنی ''جماعت'' اور اپنے ''مسلک'' کی صرف دادا گیری کرتے رہیں گے۔ذرہ برابر شک نہیں کہ اجمل قصاب اب مقرب من اللہ ہیں ان کے قاتل مغضوب من اللہ ہیں۔کیا اجمل قصاب مسلمان ومجاہد نہیں تھا۔ یقیناً تھا۔انکاریوں کا مقدر خاک ہو۔وہ ہمارا تھا. بلکہ ہمارا طرہ امتیاز تھا۔ ہوس پرستی سے بے نیاز، دنیاوی غلام گردشوں سے کوسوں دور، امتِ مرحومہ کے درد میں جکڑا وقت کا ابنِ قاسم ایک سچا مومن، مسلمان، مجاہد تھا۔وہ ہم میں سے تھا، ہمارا تھا، سرزمینِ پاکستان کا باسی تھا، بلکہ ہمارے لیے باعث صد عزت وافتخار تھا۔حالات کی دہلیز پر سجدہ ریز ''انکاریوں'' سے تو ان سطور میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اپنی اولاد کا انکار خاندان اور قبیلہ کی توقیر نہیں بے عزتی ورسوائی کا باعث بنتا ہے۔جس بیٹے کو تم نے توحید آشنا، امت پہ جانثار بنایا. کیا اس کے تعلق سے انکار تمہاری آخرت کے لیے وبال تو نہیں بنے گا۔اللہ جزائے خیر دے قبائل کے ان مردانِ ہمت وغیرت جنہوں نے اجمل قصاب کی شہادت پر حکومتِ ہند کو آڑے ہاتھوں لیا۔انتقام کا اعلان بھی کیا اور لاش کا مطالبہ بھی حکومتِ ہند سے کیا۔ یقیناً اجمل قصاب کی شہادت اور افضل گورو کی قربانی تحریکِ کشمیر کے لیے نیک شگون ہے۔اور حکومتِ ہند کے لیے مستقبل میں ایک بڑا چیلنج ثابت ہوگی۔اس وقت ہندوستان اکھنڈ بھارت کی فکروسوچ کا یرغمال بنا ہوا ہے۔ ہندوجنونی ''ہندو ہندی ہندوستان'' کی جغرافیائی حدود سے نکل اکھنڈ بھارت کے نقشے ترتیب دے رہے ہیں۔ظاہر ہے جب بجرنگ دل، شیوسینا، بی جے پی برابر ہندوستانی حکومت اور اسٹبلشمنٹ پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔اور کانگرس کی حکومت بھی جنونی سوچ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر وقت گزار رہی ہے۔ دور اندیش حکمتِ عملی کو نظر انداز کرتے ہوئے اجمل قصاب اور افضل گورو کو سزائے موت دے دی گئی۔ ہندوستان کے اس فیصلے سے بالخصوص کشمیر میں بالعموم پاکستان بھر میں ایک منفی ردِعمل نے جنم لیا ہے۔ جہادی نظریاتی مسلمانوں میں غم وغصہ اور انتقام کی آگ بھڑکنے لگی ہے۔جس سے یہ اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ ۲۰۱۴ء کے بعد جب امریکہ خطہ سے ذلت ورسوائی کی کالک منہ پر لیے نکل کھڑا ہوگا تو مصروفِ جہاد مجاہدین کی ایک بڑی تعداد نئے ہدف کی تلاش میں نکل کھڑی ہوگی۔ جو یقیناً قلبی لگاؤ، ایمانی جذبات کی وجہ سے سرزمین کشمیر کا ہی

انتخاب کریں گے۔اس موقع پر امریکہ قطعی برِصغیر کے خطہ پر اثر انداز نہیں ہو سکے گا۔وجہ سب پر ظاہر ہوگی کہ ذلت و رسوائی کی خاک چاٹنے کے بعد امریکہ کیوں کر کسی کو حکم دے سکے گا؟ ایسے میں ۲۰۰۱ء کے بعد امریکی آشیر باد اور حمایت یافتہ پاکستانی فوجی جرنیلوں کے ہاتھ پاؤں بھی پھول جائیں گے۔یہ جرنیل سر بچانے کی پالیسی کو ترجیح دیں گے۔بے بس فوجی جرنیل بڑھتے ہوئے جہادی سیلاب کے سامنے بے بس نظر آئیں گے۔اس وقت افضل گورو اور اجمل قصاب کا لہو بھڑکتی آگ پر پٹرول کا کام کرے گا۔حیرت ہے ہندوستانی حکومت تاریخ سے کیوں آنکھیں موندھ رہی ہے۔قندہار،غزنی و کابل جب بھی جہادی تحریکوں کی آماجگاہ بنے لاہور، ملتان، دہلی ہر ایک افغان جہادی تحریک کا اگلا پڑاؤ پڑا۔کیا اب تاریخ پھر سے خود کو دہرانے چلی ہے۔جہادی ضربوں کے سامنے بے بس حکومتِ پاکستان کسی بھی صورت میں بھارت کا دفاع کرنے کے قابل نہیں رہی۔آئندہ جب تحریکِ کشمیر نئے جذبوں اور ولولوں سے بڑھے گی۔تو اب کی بار آئی ایس آئی کے منحوس سائے سے بھی پاک ہوگی۔ایسا تو ممکن ہے کہ آئی ایس آئی کسی چھوٹے ایکٹر کی حیثیت سے اپنے کردار کا انتخاب کرے۔ان سطور میں ہم پاکستان کشمیر اور ہندوستان کے مسلم نوجوانوں سے کہیں گے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں۔گیارہ سو سال تک ہندوستان میں تکبیر کی صدائیں گونجتی رہیں۔اور ہندوستان کی فضائیں آذان کی صداؤں سے معطر رہیں۔اب موقع بھی ہے رسمِ دنیا بھی اپنے آباء کے اس قطعہِ زمین کو آزادی دلانے کے لئے ہمت باندھیں حوصلہ پکڑیں۔دہلی عرصہِ دراز تک مسلم حکومت کا پایہ تخت رہا ورنہ کئی اجمل قصاب اور کئی گورویوں ہی پھانسی کے پھندوں پر جھولتے رہیں گے۔

کاش حکومتِ ہند عقل سے کام لے ۲۰۱۴ء کے بعد منظر کو سامنے رکھے کشمیر پر جبری قبضہ ختم کرے۔ہندوستانی مسلمانوں کو ان کے حقوق دے۔ بصورتِ دیگر اٹھتے بادلوں اور گرجتی بجلیوں سے ہندوستان بچ نہیں سکے گا۔